شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی روحانی برکات

دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت وخدمات

دارالعلوم حقانیہ میں ختم تفسیر کی ایک تقریب سے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کے خلیفہ اجل حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کے ارشادات کے آئینہ میں

حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ اٹک شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید اور صحبت کی برکتیں --- میں تو اس قابل نہیں کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں، آپ سب عالم دین ہیں آپ نے حقانیہ میں زیادہ یا کم وقت گذارا ہے۔ میرا اپنا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دینی محفل یا عالم باعمل کی مجلس میں ایک لحظہ بھی بیٹھے تو بہت برکتیں حاصل کرے گا۔ پھر مستقل طور پر تعلیم حاصل کرنا یا سبق پڑھنا یا زیادہ مدت ٹھہرنا تو بہت بڑی چیز ہے۔ صرف اس ادارہ دارالعلوم حقانیہ میں حسن نیت سے قدم رکھے یہاں کے علماء کی زیارت کرے یہ بھی ایک عظیم نعمت ہے جس کا نعم البدل اس دنیا میں نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایسے صحابہ کرام بھی ہیں جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ساٹھ سال تک نصیب ہوئی، کچھ ایسے بھی ہیں جن کو دس سال تک خدمت اقدس میں حاضری کا موقع ملا، جیسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کچھ ایسے بھی ہیں۔ کہ ایک منٹ سے کم دربار اقدس میں حاضری کا موقع ملا ہے، صرف کلمہ پڑھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے، ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ جنتی ہیں۔

مرکز علم دارالعلوم حقانیہ --- دارالعلوم حقانیہ ایک ایسا علمی مرکز ہے کہ اس کی توصیف میں میرے لیے لب کشائی مشکل ہے۔ کیونکہ علم کا مقام خدمات اور اس کی اشاعت اور اس کی عظمت کے بارے میں کچھ کہنا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ الفاظ یا معانی کی تعبیر کے اندر معمولی سی غلطی بھی ہو جائے تو میرا یہ نظریہ ہے کہ میرے لیے باعث نقصان ہے۔

یہ ایک بہت بڑا مقام ہے اور ایک عظیم نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر ان سے پوچھو جو اس سے محروم ہیں۔ اب جو لوگ دنیا سے چلے گئے۔ مثلاً ہمارے اساتذہ کرام! جس زمانہ میں ہم دیوبند میں تھے، ان میں سے اب کوئی بھی زندہ نہیں۔ اب لوگ تمنا اور آرزو رکھتے ہیں کہ ان حضرات کو دیکھیں، اب یہ آرزو ثواب تو ہے لیکن وہ شے (سلف صالحین کی ملاقات واستفادہ) تو ہاتھ سے چلی گئی۔

امام احمد بن حنبل بایزید بسطامی ابن سینا اور امام رازی کی ملاقات --- دارالعلوم دیوبند میں ہم سے یا

ہمارے دوستوں سے اگر کوئی پوچھتا یا اب بھی کوئی پوچھے کہ آپ امام احمد بن حنبل کو دیکھا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ ہاں! میں نے دیکھا ہے، مولانا حسین احمد مدنی امام احمد بن حنبل کا عکس جمیل تھے۔ اگر کوئی پوچھے کہ آپ نے بایزید بسطامی کو دیکھا ہے تو میں کہوں گا کہ ہاں۔ مولانا ابراہیم بلیاوی بالکل ابن سینا تھے، امام رازی کو میں نے دیکھا ہے، مولانا رسول خان امام رازی تھے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ---- پھر اس مرکز سے تقسیم کے بعد جب ہمارا تعلق منقطع ہوا تو ہماری نظر میں صرف اس علاقے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں صرف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کی ذات گرامی تھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نہ میرے استاد تھے اور نہ ان سے میری رشتہ داری تھی لیکن ان کی شخصیت بڑی جاذب نظر تھی، ان کا عمل ان کا تقویٰ اور خلوص حد درجہ زیادہ تھا۔ ان کا تعلق مجھ جیسے گنہگار سے بہت تھا، حالانکہ میری کچھ حیثیت ہی نہیں۔ اگر میں قسم بھی کھاؤں کہ مجھ میں کچھ بھی نہیں تو میں حانث نہ ہوں گا۔ میرے پاس نہ علم ہے اور نہ عمل، ساری زندگی بربادی میں گذر گئی اب ایسے وقت میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالایمان کر دے۔ ان سے میرا تعلق لوجہ اللہ تھا۔ انہوں نے مجھ پر اتنی شفقت کی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس خصوصی شفقت کا معاملہ ان کا میرے ساتھ ہی خاص تھا۔ اسی شفقت کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں ورنہ تقریباً ۹ ماہ سے وجع القلب کے مرض میں مبتلا ہوں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے تحریر، تقریر اور سفر منع کیا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہمارے ہاں اٹک میں ایسی حالت میں تشریف لایا کرتے تھے کہ چار چار آدمیوں کے سہارے اٹھتے اور چلا کرتے تھے اور میں حقانیہ نہ آؤں تو یہ بڑی بے وفائی ہو گی، میری دینی اور روحانی محرومیت ہو گی۔ پہلے میں ان کے مزار پر گیا اور فاتحہ پڑھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

فتنوں کا زور --- آج قرآن شریف کی تفسیر کے ختم کی تقریب میں آخری دو سورتیں آپ نے تلاوت فرمائیں۔ من شر الوسواس الخناس۔ آجکل خناسیت کا زور ہے۔ ایک خناسیت یہ ہے کہ جب معنیٰ کی سمجھ نہیں تو تلاوت کس لیے کرتے ہو، مخالف دین کا یہ ایک حربہ ہے تلاوت بھی تو عبادت ہے تلاوت کرے گا تو سمجھ آئے گی بغیر تلاوت کے تو سمجھ نہیں آئے گی۔

علم اور عمل ---- جو علم عمل کی طرف لے جائے تو وہ علم پکا ہو گا۔ ہر عمل سے علم پیدا ہوتا ہے لیکن ہر علم سے عمل پیدا ہو یہ لازم نہیں۔ مثلاً مجھے کوئی گھڑی دے اور مجھے پتہ نہیں کہ وقت کیسے معلوم کیا جاتا ہے، چابی کس طرح دی جاتی ہے؟ تو ضرور بالضرور مجھے پوچھنا پڑے گا۔ اور اگر مجھ سے یونہی کہہ دے کہ گھڑی بھی کوئی شے ہے تو ممکن ہے گھڑی میرے ہاتھ آئے یا نہ آئے۔

حضرت شیخ الحدیث کی روحانی نسبت --- علماء تشریف فرما ہیں، مجھے تو شرم آتی ہے کہ یہ دارالحدیث یہ مسند اور یہ جگہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی ہے۔ اور اب بھی میرے دماغ میں میرے عقیدہ کے مطابق ان کی روحانیت موجود ہے۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا یہ استدلال بخاری شریف کی ایک

حدیث سے ہے، جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے، حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر پر نہ تھے ۔ دو مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے جس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو حدیث شریف میں ہے (علماء کرام تشریف فرما ہیں الفاظ میں کمی بیشی ہو سکتی ہے) کانہ عاین شیٔ- حضرت اسماعیل علیہ السلام نے محسوس کیا۔ انہوں نے روحانی خوشبو سے معلوم کیا کہ کوئی تشریف لایا تھا۔ تو میرا یہ مطلب ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی خوشبو اب بھی یہاں موجود ہے، اس خوشبو کے ساتھ میں یہ باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ایک یہ کہ تلاوت کلام اللہ تھوڑی ہو یا زیادہ لازم ہے اتل ما اوحی الیک من الکتب۔ اس کے اندر نور ہے، حکم ہے۔ افسوس ہے کہ یہ عمل ہم میں نہیں۔

قرآن کی سمجھ کیسے آئے گی؟--- صدر اور شمس بازغہ پڑھتے ہیں، حمداللہ پڑھتے ہیں۔ ہمارے یہ حفاظ اور قاری صاحبان ناراض نہ ہوں، اب رمضان میں تو منزلیں ہیں یعنی تلاوت۔ اور شوال میں قرآن بند کر دیا۔ تو پہلے تلاوت کلام اللہ کرو، ایک صفحہ یا دو صفحے یعنی پہلے نفس تلاوت کرنی ہوگی۔ دوبارہ وہ ایک صفحہ یا دو صفحے دیکھو، نفس معنیٰ دیکھو، سہ بارہ معارف کی طرف آؤ تو قرآن کی سمجھ آجائے گی۔ میری عادت پہلے یہی تھی اب بھی ہے بحمداللہ، یہ جو کچھ سمجھ ہے یہ سب بزرگوں کی دعائیں ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ شر و فساد کا دور ہے۔ آپ بڑے خوش بخت ہیں کہ ایک ایسے مقام پر اپنا وقت اور جوانی گذار رہے ہیں جو صرف علمی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا روحانی مرکز بھی ہے۔ اگر کوئی محسوس کر سکے۔

یہ دارالعلوم علمی اور روحانی مراکز ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا چپڑاسی بھی ولی اللہ ہوتا تھا اساتذہ کا تو کہنا ہی کیا؟ تو حضرت مولانا عبدالحق کی روحانیت آپ حضرات کی طرف متوجہ ہے۔ آپ خوش بخت ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا، پھر دارالعلوم حقانیہ میں قابل اساتذہ سے پڑھا۔

دارالعلوم حقانیہ حنفیت کا مرکز ہے--- یہ بھی آپ حضرات کی خوش بختی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ حنفیت کا مرکز ہے۔ اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی اس موضوع پر علمی، تاریخی اور جامع کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں الحمد للہ ـــ اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو مزید ترقی دے کیونکہ اکثر مدارس نے حنفیت ترک کر دی ہے حالانکہ یہ سارا وطن احناف کا ہے۔

مولانا عبدالحق اور مقام عبدیت-- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب میرے زمانہ دارالعلوم میں دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے۔ بہت بڑے عالم جامع المنقول والمعقول تھے۔ ان کی نظیر موجودہ دور میں نہیں ملتی۔ علماء بہت ہیں مبلغ ہیں، مناظر ہیں اور کئی اچھے اوصاف کے مالک ہیں لیکن میری نظر میں جامع المنقول والمعقول اور ساتھ ساتھ تزکیہ باطن اور سب سے بڑا کمال یہ کہ مقام عبدیت بھی ہو تو یہ صرف حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی ذات گرامی تھی۔ یہ عبدیت بہت بڑا مقام ہے، اس سے اونچا کوئی مقام نہیں عبدیت سے اوپر صرف معبودیت ہے۔

عروج اور عبدیت ۔۔۔ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ۔۔۔ الخ ۔۔۔ مقام عروج کے ساتھ عبد کا لفظ آئے گا۔ عروج میں عبدیت آئے تو یہ کمال ہے۔ اگر عروج میں عبدیت نہیں تو اور یہ زوال ہے۔ یہ کمال تب حاصل ہو گا۔ جب اساتذہ اور اکابر پر اعتماد ہو۔

دارالعلوم حقانیہ ایک فکر اور ایک تحریک ہے۔ اپنی مادر علمی کے ساتھ نسبت قائم رکھو، دارالعلوم حقانیہ گارے اور اینٹ کا نام نہیں، یہ تو دنیا دار بھی بنا سکتے ہیں۔ بلکہ دارالعلوم اب ایک فکر اور ایک تحریک ہے۔
۱۹۵۲ء سعودی عرب کا جو پہلا سفیر تھا۔ عبدالحمید خطیب، ان کے ساتھ میری دوستی تھی۔ یہ دنیا داری تھی۔ بہر حال ۱۹۵۲ء میں میں سرکاری مہمان تھا۔ مولوی تمیز الدین پاکستان اسمبلی کے سپیکر یہ بھی وہاں اس وقت سرکاری مہمان تھے، مولانا شاہ احمد نورانی کے والد مولانا عبدالحلیم صدیقی بھی سرکاری مہمان تھے۔ ہم سب وہاں اکٹھے تھے۔ مولوی تمیز الدین بنگالی تھا لیکن علماء دیوبند کا تابعدار تھا، اچھا آدمی تھا۔ ایک دن مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب میری یہ خواہش ہے کہ پاکستان میں ایک دارالعلوم دیوبند بن جائے۔ میں نے کہا بڑی اچھی خواہش ہے اور آپ کی حکومت بھی چاہتی ہے، ثواب کا کام ہے اور قوم کے لیے ضروری بھی ہے پھر کچھ اور باتیں کرتے رہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب! آپ بلڈنگ تیار کر دیں گے، کتب خانہ بنا دیں گے۔ ہاسٹل بنا دیں گے لیکن حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو کہاں سے لاؤ گے؟ تو کہنے لگے مولانا محمد قاسم کا کیا مطلب؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کو مغالطہ لگا ہے، دارالعلوم دیوبند اینٹ پتھر کا تو نام نہیں وہ تو اساتذہ کا نام ہے، اگر وہاں کچھ بھی نہ ہوتا، اب تو بہت کچھ بن گیا ہے۔ کچھ بھی نہ ہو لیکن پھر بھی سب کچھ ہے۔ کیونکہ دارالعلوم نام ہے اکابر کا تو یہ حقانیہ اینٹوں کا نام نہیں۔

دارالعلوم کی خدمت پر افتخار ۔۔ میں اس جگہ کا خادم ہوں، مجھے اس پر فخر ہے اور میری نجات کا ایک ذریعہ بنے گا، انشاء اللہ کہ شروع سے میرا تعلق مولانا عبدالحق سے رہا ہے مجھے وہ وقت یاد ہے، میرے ذہن میں محفوظ ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدیم دارالعلوم حقانیہ (مسجد شیخ الحدیث) میں شہتوت کے درخت کے نیچے بیٹھ کر طلباء کو سبق پڑھایا کرتے تھے۔

دارالعلوم سے تعلق ہر فتنہ سے حفاظت ۔۔۔ تو آپ حضرات اپنا تعلق اس مادر علمی کے ساتھ قائم رکھیں۔ قرآن کے دشمن پیدا ہونگے۔ وہ قرآن پر حملے کریں گے۔ قرآن تو کتاب ہے ظاہر ہے کتاب پر حملہ تو نہیں کر سکتے۔ حاملین قرآن پر حملہ کریں گے۔ حملے کی بہت قسمیں ہیں کوئی ظاہری حملہ کرے گا کوئی باطنی حملہ کرے گا سارے حملوں سے اسی (دارالعلوم سے تعلق) میں ہی پناہ ہے۔

تجربہ کار کی ضرورت اور مولانا عبدالحق کے اعمال ۔۔ مفید الطالبین میں ہے۔ بسئل المجرب لاتسئل الحکیم یعنی عقلمند سے نہ پوچھو بلکہ تجربہ کار سے پوچھو۔ میری تو ساری عمر گذری گئی کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ اپنی عمر ضائع نہ کریں۔ اس کی یہی صورت ہے کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں، اپنے اساتذہ کی عزت کیا کریں۔ میں آپ کی خدمت میں کیا عرض